قصیدہ

بُردہ شریف

مترجم

مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ

نام کتاب: قصیدہ بردہ شریف

مترجم: حضرت مولانا شفیق احمد خان بستوی

ناشر

مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ اردو بازار کراچی

دوکان نمبر 17- شاہ زیب ٹیرس (کتاب مارکیٹ) مقدس مسجد والی گلی

اردو بازار کراچی۔ فون: 021-32752007 موبائل: 0322-8139398

دیباچہ

سببِ تصنیف قصیدہ بردہ:

اِن اشعار کے مصنف علامہ شرف الدین بوصیری رحمتہ اللہ علیہ مصر کے یک گاؤں بوصیر کے مشہور معروف علماء میں سے تھے اور شہرہ آفاق ادیب تھے۔ اپنی خداداد صلاحیتوں کی بناء پر اور قابلیت اور تبحرّ علمی کی وجہ سے سلاطین اسلامیہ کے مقرب ومحبوب رہے ایک روز راستہ میں علامہ بوصیری رحمتہ اللہ کو ایک بزرگ ملے انہوں نے علامہ بوصیری رحمتہ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ تم نے کبھی خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی کی ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ میں آج تک حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف نہیں ہوا۔ لیکن اس کے بعد سے علامہ کے دل میں حضور کا عشق اور محبت کا جذبہ اس قدر متلاطم ہوا کہ اپنے دل میں حضور ﷺ کی محبت کے سوا کچھ محسوس نہ کرتے تھے۔ ہر وقت دل میں حضور ﷺ کی محبت رہتی تھی۔ مختلف اشعار بھی لکھے۔

پھر ایک روز اچانک علامہ بوصیری پر فالج کا حملہ ہوا جسم کا نصف حصہ بے حس ہو گیا اس مصیبت کی حالت میں علامہ کے دل میں خیال آیا کہ ایک قصیدہ حضور ﷺ کی مدح میں لکھوں اور اس کے ذریعہ اپنے لئے شفاء طلب کروں چنانچہ اسی حالت میں قصیدہ لکھا اور رات کو سوئے تو خواب میں سید الکونین کی زیارت سے مشرف ہوئے اس عالم رویاء میں یہ قصیدہ حضور ﷺ کے سامنے پڑھا۔ اس قصیدہ کے اختتام کے بعد دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ

نے اپنی چادر علامہ بوصیری رحمتہ اللہ پر ڈالی اور اعضاء پر اپنے دست انور کو پھیر رہے ہیں جب آنکھ کھلی تو انہوں نے اپنے آپ کو بالکل صحت یاب پایا۔

اس خوشی و فرحت و انبساط کے عالم میں علی الصباح گھر سے نکلے تو اس زمانے کے قطب الاقطاب جناب شیخ ابو الرجاء سے ملاقات ہوئی دیکھ کر ابو الرجاء فرمانے لگے کہ اے امام وہ قصیدہ سناؤ جو حضور ﷺ کی مدح میں تم نے تالیف کیا ہے چونکہ اس قصیدہ کا علم سوائے مصنف کے کسی کو نہ تھا۔ لہذا آپ نے عرض کیا کہ حضرت کون سا قصیدہ؟ میں نے تو بہت سے قصائد لکھے ہیں۔ شیخ ابو الرجاء نے فرمایا کہ وہ قصیدہ سنائیے جس کا مطلع یہ ہے۔

اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِيْ سَلَمٖ

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمٖ

میں نے حیرت سے عرض کیا کہ اے ابو الرجاء یہ قصیدہ آپ نے کہاں سے سنا حالانکہ یہ قصیدہ میں نے سوائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو نہیں سنایا۔ نہ کوئی شخص اس کے بعد سے میرے پاس آیا ہے۔ تو ابو الرجاء نے جواب دیا کہ اے بوصیری یہ قصیدہ گذشتہ رات میں نے اس وقت سنا جب تم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں عرض کر رہے تھے اور حضور ﷺ اس قصیدہ کو سن کر اظہار خوشی فرما رہے تھے۔

یہ سن کر علامہ بوصیری فرماتے ہیں میں نے فی الفور وہ نکال کر ابو الرجاء کی خدمت میں پیش کیا۔ اس کے بعد اس قصیدہ کی شہرت اس قدر ہوئی کہ ملک کے وزیر بہاؤ الدین کو جب اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے اس کی نقل

لی اور عہد کیا کہ اس قصیدہ کو روزانہ سنا کروں گا۔ چنانچہ اس کی برکت سے ان کے دین و دنیا کے بہت سے کام پورے ہوئے اور مصیبتیں دور ہوئیں۔

ایک روز سعد الدین (بہاؤ الدین کے فرماں نویس) کو آشوبِ چشم ہوا حتیٰ کہ بصارت بھی جاتے رہنے کا اندیشہ ہوا خواب میں کسی نے کہا کہ بہاؤ الدین سے بردہ لے کر آنکھ میں لگاؤ۔ وہ سننے کے بعد خواجہ بہاؤ الدین نے کہا بردہ تو معلوم نہیں ہاں حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نعت میرے پاس ہے جو شفاء امراض میں خاص اثر رکھتی ہے۔ چنانچہ سعد الدین نے وہ قصیدہ لیا اور آنکھوں میں لگایا اور پڑھا وہ بھی صحت یاب ہوگئے۔ ۶۹۴ھ میں علامہ بوصیری رحمتہ اللہ کی وفات ہوئی گویا یہ قصیدہ کم از کم سات سو چھبیس سال یا اس سے کچھ زائد صوفیاء کرام اور اولیاء میں معمولاً جاری ہے اور بطور وظیفہ پڑھا جاتا ہے۔

وجہ تسمیہ قصیدہ بردہ:

کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر ان پر ڈالی تھی اس وجہ سے قصیدہ بردہ کہا۔ کیونکہ بردہ چادر کو کہا جاتا ہے یا یہ کہ چونکہ فالج سے صحت، آشوب چشم کی شدت سے نجات اور ملکی مہمات، اور دینی و دنیاوی امور کا آسان ہونا ہے۔

ایک وجہ تسمیہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ لغت میں بردہ مختلف دھاری دار کپڑے کو کہتے ہیں اور چونکہ اس قصیدہ میں مصنف علامہ بوصیری رحمتہ اللہ علیہ نے مختلف مضامین کی آرائش کی ہے کہیں بادِ صبا سے خطاب، کہیں اظہار

شوق و ذوق، کہیں غم ہجر کی داستاں، کہیں تنہائی کا شکوہ، کہیں نفس امارہ پر عتاب، کہیں مدعی و مدعا علیہ کے سوالات و جوابات، کہیں تقصیر، کہیں عذر خواہی، تو کہیں نفس کے مکروفریب سے ڈرانا، کہیں عوام وقارئین کو وعظ سنانا، کہیں دربارِ رسالت میں استغاثہ، کہیں سرکارِ دو عالم کی خدمت میں شفاعت طلب کرنا، کہیں حضور ﷺ کی ذات کے کمالات، کہیں اظہارِ معجزات، تو کہیں فضیلت صحابہ، گویا یہ مختلف مضامین کا مجموعہ ہے۔ اسی وجہ سے اس کا نام قصیدہ بردہ رکھا گیا ہے۔

اس قصیدہ مبارکہ کے آداب قرأت یہ ہیں:

پڑھنے کے نتیجہ میں فائدہ نہ ظاہر ہو تو اس قصیدہ کی بے اثری نہ سمجھی جائے بلکہ اپنی کسی غلطی پر محمول کرنا چاہیے۔

علامہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:

علامہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اس قصیدہ مبارکہ کو ہر رات پڑھا کرتے تھے تاکہ اس کی برکت سے زیارت سرکار دو عالم ﷺ سے مشرف ہوں ایک مدت تک پڑھا۔ مگر زیارت نہ ہوئی انہوں نے اپنے وقت کے شیخ کامل سے رجوع کیا اور ان کی خدمت میں عرض کیا کہ اس میں کیا راز ہے تو انہوں نے کہا کہ شاید تم اس کی شرائط کی رعایت نہیں رکھتے۔ فرمانے لگے کہ نہیں میں تو رعایت رکھتا ہوں اور خاص توجہ سے پڑھتا ہوں تو شیخ کامل نے مراقبہ کیا۔ اور پھر سر اٹھا کر فرمانے لگے کہ اے غزنوی زیارت نہ ہونے کا راز معلوم ہوگیا۔ وہ یہ کہ تم وہ درود نہیں پڑھتے جو امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے

حضور ﷺ کو قصیدہ سناتے ہوئے پڑھا تھا وہ درود یہ ہے:

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

چنانچہ اس قصیدہ میں اس درود کا پڑھنا ہی خاص سر (راز) ہے۔

اس کے پڑھنے کے آداب یہ ہیں:

(۱) باوضوء ہو۔

(۲) قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھے۔

(۳) قصیدہ کے اول و آخر درود پڑھے۔

(۴) صحیح صحیح الفاظ پڑھنے کی کوشش کرے زیر زبر کا خیال رکھے۔

(۵) ہر شعر کو شعر کی طرح پڑھے۔

(۶) معمولاً یہ قصیدہ پڑھا جائے۔

(۷) صاف خوشبودار لباس پہن کر یہ قصیدہ پڑھنا چاہیے۔

☆☆☆

خواص الابیات

عربی زبان:

جو لوگ عربی پر عبور حاصل کرنا چاہتے ہیں اور انہیں اس مقدس زبان کے سیکھنے میں دشواری محسوس ہوتی ہے۔ وہ اس قصیدہ کے پہلے دو ابیات

(اَمِنْ تَـذَكُّـرِ اور اَمْ هَبَّتْ) کا کثرت سے ورد کیا کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد عربی پر دسترس حاصل ہو جائے گی۔ دینی مدارس کے اساتذہ اگر طلبہ کو ان دونوں ابیات کی تلقین فرمائیں تو طلبہ کو بہت فائدہ ہوگا۔ (ہر نماز کے بعد گیارہ یا اکیس بار پڑھا کریں)

آفات ومصائب:۔

برے حالات، آسمانی وزمینی آفات اور دیگر مصائب و بلیات سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے اس قصیدے کی فصل ثالث کے دو اشعار (مُـحَـمَّـدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ اور هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِیْ) کا کثرت سے وِرد کریں۔ انشاء اللہ ہر طرح کے مصائب آلام اور آفات و بلیات سے حفاظت حاصل ہوگی۔ ان دونوں اشعار کو صبح وشام سو، سو بار اور ہر نماز کے بعد گیارہ، گیارہ بار وِرد کریں۔

حضورِ اقدس ﷺ کی زیارت:۔

جو آدمی فصلِ اول کے اس بیت کا کثرت سے ورد کرے گا (نَعَمْ سَرىٰ طَيْفُ الْـــــخ) اسے حضور اقدس ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ بالخصوص جمعرات کی رات پہلے آنحضرت ﷺ پر سو بار درود شریف بھیج کر پھر اسے پڑھتے پڑھتے سو جائے تو انشاء اللہ زیارت نصیب ہوگی۔

ایمان کی حفاظت:۔

ایک مؤمن کی سب سے قیمتی متاع اس کا ایمان ہے، اموال، اولاد اور جان کی حفاظت کیلئے ہم درجنوں وظائف پڑھتے اور عملیات کرتے ہیں،

سب سے قیمتی متاع کی بھی فکر کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ دن بہ دن اس میں اضافہ فرمائیں اور اسے کسی بھی نقصان اور حادثے سے محفوظ فرمائیں۔

ایمانی سرمائے کی حفاظت کے لئے پہلے تین بار یہ درود شریف:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نَبِیِّکَ الْبَشِیْرِ الدَّاعِیْ اِلَیْکَ بِاِذْنِکَ السِّرَاجِ الْمُنِیْرِ.

پھر دس بار فصل ثالث کا یہ شعر پڑھیں (دَعَا اِلَی اللّٰہِ الخ)

غلبہ بر دشمن:۔

مجاہدینِ اسلام کو دشمن پر غلبہ حاصل کرنے، مناظرینِ اسلام کو اسلام دشمن عناصر کے خلاف بحث و جدل اور مناظرہ میں غالب آنے اور کسی بھی مظلوم کو ظالم فریق پر غالب آنے کیلئے فصلِ ثالث ہی کے نو اشعار (فَاقَ النَّبِیِّیْنَ سے لے کر: لَوْنَا سَبَتْ تک) کثرت سے پڑھنا فائدہ دے گا۔ مخالف فریق کو بھاگنے اور پسپا ہونے کے سوا راستہ کوئی نہیں ملے گا، بحول اللہ۔

شفائے امراض و خاتمۂ جنات:۔

(ا) اگر کسی شخص پر جنات کا سایہ ہو اور اسے جنات کے دورے پڑتے ہوں تو فصلِ خامس کے تین اشعار پہلے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھیں۔ پھر یہی تین اشعار نیلے رنگ کے سوتی کپڑے پر لکھ کر اس کی بتی بنا کر مریض آسیب زدہ کو اس کا دھواں سنگھائیں۔ انشاء اللہ آسیب زدہ مریض فوراً ہوش میں آئے گا اور دوبارہ اسے کبھی آسیبی دورہ نہیں پڑے گا۔ مریض کے ہوش میں آنے کے بعد اس کی آنکھوں کے درمیان لکھے ہوئے یہ اشعار

دیئے جائیں۔ (اشعار فصلِ خامس میں سے: تَبَارَکَ اللّٰہ سے لے
: کَمْ اَبْرَأتُ الخ تک تین اشعار ہیں۔)

(۲) شفائے امراض، کے لئے یہی تین اشعار لکھ کر مریض کے بدن پر
دیا کریں۔ پیچھے آپ پڑھ چکے ہیں کہ خواب میں جب امام بصیریؒ نے
یدہ حضور اقدس ﷺ کو سنایا تو جب آپ اس شعر (کَمْ اَبْرَأتُ الخ) پر
، تو نبی کریم ﷺ نے ان کے جسم پر اپنا دستِ اقدس پھیرا اور اس مبارک
تِ اقدس کی برکت سے آپ فالج کی اس شدید تکلیف اور بیماری سے
ل طور پر شفایاب ہو گئے جس کے علاج سے تمام اطباء عاجز آ چکے تھے۔

ملاحظہ:۔ آسیب زدہ کو یہی تین اشعار آیات الحفظ کے ساتھ لکھ کر اور
بض کو ہفت سلام اور آیاتِ شفاء کے ساتھ لکھ کر گلے میں بھی ڈالیں۔
ءاللہ دونوں کو اپنے اپنے آزار سے ہمیشہ کیلئے کلی نجات مل جائیگی۔

حفاظت اطفال:۔

بچوں کو آسیب، مسان، سوکھا، نظرِ بد وغیرہ سے بچانے کے لئے آٹھویں
ل کے دو اشعار: کَمْ جَدَّلَتْ اور کفاکَ بِالْعِلْمِ لکھ کر ان کے گلے میں
ں دیں انشاء اللہ وہ آسیب، نظر بد وغیرہ سے محفوظ بھی رہیں گے اور اس
، کا حافظہ بھی تیز ہوگا اور اس کے فہم و ذکاء میں بھی ترقی ہوگی۔

سانپ بچھو کا زہر:۔

اگر خدانخواستہ کسی کو سانپ، بچھو یا کوئی اور زہریلا جانور کاٹ لے تو اس
زہر ختم کرنے کے لئے گلاب اور زعفران سے قصیدۂ بردہ کی پوری نویں

فصل (خَدَمْتُهُ بِمَدِيْحٍ سے وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الخ تک) لکھ کر متاثرہ شخص کو پلائیں۔ انشاء اللہ زہر اتر جائے گا۔

قضائے حاجات:۔

اور حلِ مشکلات کے لئے دو رکعت نفل برائے حاجت پڑھ کر پہلے سو بار نبی اکرم ﷺ پر درود شریف بھیجیں۔ پھر فصلِ عاشر کے پہلے تین ابیات (یَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ سے کر فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الخ تک) سو بار پڑھ کر اللہ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ سے دعا مانگیں۔ اور جب دعا سے فارغ ہوں تو ہاتھ اٹھاتے ہوئے آخر میں گیارہ بار کامل عقیدت کے ساتھ درود شریف پڑھ کر آمین کہیں اور ہاتھ چہرے پر پھیرلیں۔ قضائے حاجات میں یہ عمل اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔

خوفِ دشمن و حاکمِ ظالم:۔

اگر کسی آدمی کو دشمن کی طرف سے کسی شدید نقصان یا قتل وغیرہ کا اندیشہ ہو یا کسی افسر و حاکم وغیرہ کی طرف سے ناروا ظلم کا اندیشہ ہو تو وہ اٹھتے بیٹھتے قصیدۂ بردہ کی فصلِ ثالث کا یہ شعر پڑھتا رہے:۔ دَعَا اِلَى اللّٰهِ الخ۔ انشاء اللہ اس کا کوئی دشمن اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔ اور ظالم حاکم چاہنے کے باوجود اس کو کسی مشکل سے دوچار نہیں کر سکے گا۔

تسخیرِ عمومی:۔

اس قصیدہ کی فصلِ ثالث کے آخری سات اشعار (فَاِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ سے آخر فصل تک) صبح و شام گیارہ گیارہ بار پڑھنا تسخیرِ عمومی کے لئے نہایت

قصیدہ

بُردہ شریف مترجم

مترجم

حضرت مولانا شفیق احمد خان بستوی

مکتبۃ خدیجۃ الکبریٰ

مفید ہے۔ حکماء، وکلاء، عاملین اور پبلک ڈیلنگ سے تعلق رکھنے والے دیگر لوگوں کو اس سے بہت فائدہ ہوسکتا ہے۔

طاقتور سے طاقتور دشمن پر تغلب:۔

اگر کسی مضبوط سے مضبوط ترین دشمن سے پالا پڑ گیا ہو اور اس کا مقابلہ کرنے کی تاب نہ ہو، یا حالات و حوادث پے در پے اس طرح حملہ آور ہوں کہ ان سے نکلنے کی کوئی تدبیر بجھائی نہ دے، یا ماتحتوں، دوستوں اور عزیزوں کی طرف سے محبت والفت کے بجائے ایذاء وکلفت کی گرم آنچ آنے لگ جائے تو قصیدہ کی فصل ثامن کے یہ تین اشعار وردِ زبان کرلیں (وَمَنْ تَكُنْ سے: اَحَلَّ اُمَّتَهُ تک) انشاء اللہ بڑے سے بڑا اور مضبوط سے مضبوط دشمن بھی پٹ جائے گا اور شکست کھا جائے گا، مجاہدینِ اسلام ان اشعار کی برکت سے دشمنان اسلام کی صفیں چیر سکتے ہیں۔

☆☆☆

خواص القصیدہ

ہر نماز کے بعد ایک بار یا صبح و شام کم از کم تین بار پڑھنے والے کو درجِ ذیل فوائد حاصل ہوں گے۔

آسیب سے حفاظت:۔

اس کے پڑھنے والے پر آسیب کبھی حملہ نہیں کرسکتا۔ اور اگر پہلے سے وہ

آسیبی مریض ہے تو اس کے پڑھنے سے آسیب بھاگ جائیں گے۔

جادو سے حفاظت:۔

اس کا پڑھنا جادو سے بچنے کے لئے بہترین ڈھال ہے۔ اور مسحور شخص اگر صبح و شام اسے تین تین بار پڑھنا شروع کرے تو انشاء اللہ ہر طرح کا جادو ختم ہو جائے گا۔ بالخصوص کاروباری بندش کا نہ صرف اس سے خاتمہ ہوگا بلکہ اس کی بدولت کاروبار کو عروج اور ایسی ترقی ملے گی جو اس سے پہلے حاصل نہ تھی۔

تجارت اور مال میں ترقی:۔

اس کا وِرد رکھنے سے کاروبار اور اموال میں بہت زیادہ برکت اور ترقی حاصل ہوتی ہے۔ رزق دروازے توڑ کر آتا ہے۔ دکان پر بکری اور فروخت حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

تسخیرِ عمومی:۔

یوں تو تسخیر عمومی کے اور بھی بہت سے مجرب عملیات موجود ہیں اور اپنی اپنی جگہ سب مفید ہیں۔ لیکن عمومی تسخیر اور عوامی ہر دلعزیزی کے لئے قصیدۂ بردہ شریف کے ہم پلہ شاید ہی کوئی عمل ہو۔ پہلے اکتالیس دن گیارہ گیارہ بار صبح و شام پھر اکتالیس دن تک سات بار صبح و شام اور پھر ہمیشہ کے لئے پانچ یا تین بار صبح و شام پڑھنا تسخیرِ عمومی کے ئے بہت کافی ہے۔

مذکورہ بالا طریقے پر تسخیر عمومی کے ساتھ ساتھ تسخیر خصوصی بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ یعنی جو لوگ آپ کے پاس آنا جانا شروع کریں گے وہ آپ سے محبت و عقیدت اور الفت و اطاعت کے رشتے میں بھی بندھ جائیں گے۔

تحفظ از آفات و بلیات:۔

ہر قسم کے آفات و بلیات اور مصائب و آلام سے بچنے کے لئے اس کا ورد اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی قسم کی مصیبت کا شکار ہے تو اس کے پڑھنے سے وہ دور ہوگی۔ اور اگر یہ پڑھتا رہے تو اس کی برکت سے آنے والی کئی مصیبتیں اللہ تعالی کی رحمت وعنایت سے خود بخود دور ہوتی رہیں گی۔

شفائے امراض:۔

شروع میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ یہ قصیدہ ایک لا علاج بیماری ءسے نکلنے کے لیے من جانب اللہ تعالیٰ اشارے ـسے امام بوصیریؒ سے لکھوایا گیا اور جب انہوں نے اسے خواب میں آنحضرت محمد ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا تو دورانِ سماعت آپ ﷺ نے امام بوصیریؒ کے جسم پر دستِ شفاء وشفقت پھیرا جس سے انہیں فالج سے فوری اور کلی شفاء حاصل ہوگئی۔

اگر کوئی لا علاج مریض اس کو دن رات پڑھنا شروع کر دے اور اللہ تعالیٰ ـسے کامل امید وابستہ کر کے اس کی برکت حاصل کرے تو اسے لا علاج مرض سے انشاء اللہ نجات مل جائے گی۔ مریض کو چاہئے کہ مرض کی شدت اور اپنی ہمت کے مطابق اس کی صبح و شام کی بھی زیادہ سے زیادہ مقدار مقرر کر لے اور دن کو بھی جب جب وقت ـملے اور پڑھنے کی ہمت ہو تو قصیدہ بردہ پڑھتا رہے۔ اور پڑھنے کے دوران اپنے اوپر گریہ وزاری کی کیفیت طاری کر کے اللہ تعالیٰ سے شفاء کا طلبگار ہو۔ اور آخر میں دونوں ہاتھوں پر پھونک مار کر پورے بدن پر شفائے کامل کی نیت سے ہاتھوں کو پھیر لیا کرے

اور دوبارہ ہاتھوں پر پھونک مار کر دعا مانگنا شروع کردے اور دیر تک اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرے۔

اگر مریض خود نہ کر سکے تو گھر کا کوئی دوسرا فرد یہ عمل کرسکتا ہے۔ کامل اعتقاد اور پختہ یقین سے کر کے دیکھیں، انشاء اللہ سو فیصد نتائج آپ کی خواہش اور ضرورت کے مطابق حاصل ہوں گے۔

خاندان کی حفاظت:۔

قصیدۂ بردہ صبح و شام پڑھ کر گھر کے تمام افراد پر پھونک مار دیا کریں۔ اس سے خاندان جڑا رہے گا اور کسی قسم کا اندرونی یا بیرونی، ظاہری یا باطنی فتنہ خاندان کو ٹوٹنے اور بکھرنے اور باہم شکر رنجیوں کا شکار نہیں کر سکے گا۔

اس کے معمول سے میاں بیوی، بہن بھائیوں اور والدین و اولاد کے درمیان محبت و الفت کا رشتہ استوار رہتا ہے اور آئے روز کی آپادھاپی اور لے دے سے حفاظت رہتی ہے۔

حصولِ مقاصد:۔

کسی بھی قسم کی کوئی ضرورت آپڑی ہو، یا کوئی مصیبت و مشکل آگئی ہو، یا کوئی کام ایسا اٹک گیا ہو جو حل ہو کے نہ دیتا ہو، تو گیارہ دن تک صبح و شام گیارہ بار اس کا وِرد اس خاص مقصد کے لئے کریں ۔ انشاء اللہ بڑے سے بڑا مقصد بھی (بشرطیکہ مقصد جائز ہو) ضرور پورا ہوگا۔

قید سے نجات:۔

قیدی اگر کثرت سے پڑھے تو انشاءاللہ اس کی رہائی کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ قیدی کی نجات کے لئے اس کے گھر والے بھی تین دن متواتر روزانہ تین سو تیرہ بار پڑھیں۔

خاص مقصد کے لیے:۔

کسی خاص مقصد کے لیے شبِ جمعہ کو ستائیس (27) بار پڑھا جائے تو انشاءاللہ مقصد پورا ہوگا۔

ادائیگی قرض:۔

اگر کوئی شخص قرضوں میں ڈوب گیا ہو تو وہ چند دنوں میں تقسیم کر کے ایک ہزار بار اس کا ورد کرے۔ انشاءاللہ قرض کی ادائیگی کا کوئی راستہ نکل آئے گا۔

امساکِ باراں:۔

اگر موسم میں بارش نہ ہو رہی ہو اور فصلوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو تین سو بار چند لوگ مل جل کر پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے بارانِ رحمت کی دعاء مانگیں تو انشاءاللہ العزیز اللہ کا کرم ہو جائے گا۔

مصائب سے نجات:۔

مصائب سے نجات کے لئے ایک طریقہ یہ ہے کہ تین دن روزہ رکھ کر روزانہ اس قصیدہ کا اکیس (21) بار وِرد کریں۔

ولادت میں آسانی:۔

زچہ کو عرقِ گلاب پر تین بار قصیدۂ مبارکہ پڑھ کر دیا جائے تو اس کے لئے وضعِ حمل نہایت آسان ہو جائے گا۔

خصوصی تاکید:۔

ویسے تو قرآن و سنت کے نورانی اعمال میں سے کسی بھی عمل کو ناجائز مقاصد کے لئے استعمال کرنا شرعاً حرام اور عملاً نہایت نقصان دہ ہے۔ لیکن دعائے حزب البحر اور قصیدۂ بردہ شریف کے حوالے سے ہم خصوصی طور پر تاکید کر رہے ہیں کہ ان کا کسی ناجائز مقصد کے لئے استعمال کیا گیا یا ان کا پڑھنے والا اگر فعلِ حرام (ترکِ نماز، رشوت خوری وغیرہ) کا مرتکب ہوا تو فائدے کی بجائے نقصان اور وہ بھی شدید ترین نقصان اٹھانا پڑے گا۔

بہتر ہوگا اگر ہمارے کہنے پر یقین کرلیں اور ان دونوں وظائف کو اپنانے کے بعد شریعت کی حرام کردہ کسی بھی چیز سے مکمل اجتناب اور پرہیز کریں اور ان دونوں وظائف کا ناجائز استعمال ہرگز نہ کریں ۔ وگرنہ وقت اور تجربہ آپ کو وہ سبق سکھائے گا کہ دنیا آپ سے عبرت پکڑے گی۔

☆☆☆

ریاضتِ قصیدۂ بردہ شریف

(۱) پہلی ریاضت:۔

قصیدۂ بردہ شریف کی پہلی اور سب سے اعلیٰ ریاضت یہ ہے کہ چالیس دن متواتر نہر یا دریا کے کنارے جا کر ایک بار قصیدہ پڑھیں۔

چالیس دن کے بعد آپ عامل ہو جائیں گے اور اس کے تمام فیوض و برکات سے پورا فائدہ خود بھی حاصل کر سکیں گے اور لوگوں کو بھی پہنچا سکیں گے۔

اس کے بعد فجر، عصر یا مغرب کے بعد ایک بار کسی بھی جگہ قصیدہ پابندی سے پڑھتے رہیں۔ اگر کسی دن کسی عذر کی وجہ سے ناغہ ہو جائے تو دوسرے دن دو بار پڑھیں۔

(۲) دوسری ریاضت:۔

اس کی ریاضت کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ چاند کی پہلی جمعرات کو جلالی و جمالی پرہیز کے ساتھ خوشبو لگا کر اس کا وظیفہ شروع کرنے سے پہلے دو رکعت قضائے حاجت پڑھیں اور پھر ایک بار پورا قصیدہ اور تین سو تیرہ (313) بار روزانہ درج ذیل اشعار کا وظیفہ کریں۔

اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ اگر درودِ ناریہ یاد ہو تو کیا ہی کہنے۔ وگرنہ کوئی سا بھی درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔

تین سو تیرہ بار یہ دو اشعار پڑھنے ہیں:۔

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ

لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

فائدہ:۔

اس ریاضت کے بعد عامل جس گھر میں ہوگا اس میں جنات داخل ہونے کی کبھی جرأت نہیں کریں گے۔ حتیٰ کہ اگر جنات کا کوئی مریض اس کے پاس لایا جائے تو اس کے جنات گھر سے باہر ہی رک جائیں گے۔ اور مریض عامل کے گھر میں داخل ہوتے ہی خود بخود ہوش میں آ جائے گا۔

حاضری:۔

ہم ایک تعویذ اس کتاب میں دے رہے ہیں جس کا اصل فائدہ صرف انہی عاملین کو ہوگا جنہوں نے قصیدۂ بردہ کی مذکورہ بالا ریاضت کی ہوگی۔ وہ تعویذ مریض کے ہاتھ میں پکڑائیں تو تعویذ پکڑتے ہی جنات حاضر ہو جائیں گے۔

حرقِ جنات:۔

اور اگر دوبارہ اس مریض کو وہی جنات تنگ کریں اور اپنے عہد سے پھر جائیں تو دوسرا چھوٹا سا تعویذ ہم اس کتاب میں دے رہے ہیں، اسے آپ صرف آسیب زدہ کے سامنے رکھ دیں۔ اس کے دیکھتے ہی جنات جلنا شروع ہو جائیں گے۔ آپ کو کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

اے اللہ درود نازل فرما بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی امی ہیں

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اور ان کی آل و اولاد پر اور ان کے صحابہ پر اور برکت اور سلامتی نازل فرما

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو ساری مخلوق کو عدم سے وجود میں لانے والا ہے

ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمٖ

پھر کامل درود ہو ان پر جن کو منتخب کرلیا گیا تھا زمانہ قدیم (ازل) سے

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

میرے مولا تو درود و سلام نازل فرما ہمیشہ ہمیش کیلئے

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ ساری مخلوق سے بہتر ہیں

قَصِیْدَہْ بُرْدَہْ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ ذِکْرِ عِشْقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

پہلی فصل رسول اللہ ﷺ کے عشق و محبت کے بیان میں

(1) اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ

کیا تو ذی سلم والے ہمسایوں کی یاد میں

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَۃٍ بِدَمٍ

ایسا رو رہا ہے کہ آنکھوں سے اشک ولہو مل جل کر بہہ رہے ہیں

(2) اَمْ هَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ تِلْقَآءِ کَاظِمَۃٍ

یا کاظمہ کی سمت سے تیز ہوا چل پڑی ہے

اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٍ

یا اضم کی جانب سے گھپ اندھیرے میں آسمانی بجلی چمکی ہے

(3) فَمَا لِعَیْنَیْکَ اِنْ قُلْتَ اکْفُفَا هَمَتَا

بھلا تیری آنکھوں کا ماجرا کیا ہے کہ ان کو تو رکنے کا کہتا ہے تو وہ اشکبار ہو جاتی ہیں

وَمَا لِقَلْبِکَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ یَهِمٖ

اور تیرے دل کا کیا ماجرا ہے کہ تو اس کو ہوش میں آنے کا کہتا ہے تو وہ بے خودی میں مبتلا ہو جاتا ہے

(4) اَیَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْکَتِمٌ

کیا عاشق یہ گمان رکھتا ہے کہ محبت چھپی رہے گی

شعر نمبر 1-2-3- برائے فرماں برداری، و برائے لکنت لسانی

امن تذکر جیران سے فما لعینیک ان قلت تک تین شعر ہوتے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

مَّا بَیْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْہُ وَمُضْطَرِمِ

اشکہائے رواں اور دلِ سوزاں کی کیفیت میں

5 لَوْلَا الْھَوٰی لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰی طَلَلٍ

اگر عشق نہ ہوتا تو کھنڈرات پر تو اشکباری نہ کرتا

وَّلَا اَرِقْتَ لِذِکْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

اور نہ ہی بان کی لکڑی اور جھنڈے کو یاد کرکے تُو بے چین ہوتا

6 فَکَیْفَ تُنْکِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَھِدَتْ

بھلا تو اس محبت کا انکار کیسے کرسکتا ہے

بِہٖ عَلَیْکَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

تیرے خلاف جس کی گواہی اشک و مرض (جیسے) سچے گواہ دے چکے ہیں

7 وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّیْ عَبْرَۃٍ وَّضَنًی

اور بے تابی نے تیرے رخساروں پر اشکوں اور ضعف کی لکیریں

مِّثْلَ الْبَھَارِ عَلٰی خَدَّیْکَ وَالْعَنَمِ

ایسی نمایاں کردی ہیں جیسے گل زرد اور عنم درخت کے سرخ پھل

8 نَعَمْ سَرٰی طَیْفُ مَنْ اَھْوٰی فَاَرَّقَنِیْ

جی ہاں میرے محبوب کے خیال نے آکر مجھے بے چین کردیا

شعر نمبر 5۔ برائے ضعف قلب و تنگی نفس

لو لا الھوی لم ترق دمعا علی طلل   ولا ارقت لذکر البان والعلم

یہ شعر مبارک اس طرح الگ الگ لکھا جائے۔ (ل و ل ا ل ہ و ی ل م ت ر ق د م ع ا ع ل ی ط ل ل ۔ ا لخ)

یعنی دونوں مصرعوں کے مرکب حروف کو الگ الگ جیب پر لکھ کر کھائیں چند روز کھانے سے ان شاء اللہ صحت ہوگی۔ اگر شیشے کے برتن پر لکھ کر

پلا دیا جائے تو سانس کی تکلیف میں مفید مجرب ہے۔

وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمِ

اور محبت لذتوں سے قبل بے چینی کو پیش کرتی ہے

(9) يَا لَائِمِي فِي الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً

اے مجھ کو بنوعذرہ جیسی (خالص) محبت پر ملامت کرنے والے معاف کر!

مِنِّي إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

اگر تو انصاف سے کام لیتا تو مجھے ملامت نہ کرتا

(10) عَدَتْكَ حَالِي لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ

میری حالت تجھ کو معلوم ہو چکی ہے میرا راز نہ چغل خوروں سے چھپا ہوا ہے

عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمِ

اور نہ ہی میری بیماری (محبت) ختم ہونے والی ہے

(11) مَحَضْتَنِي النُّصْحَ لَكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ

تو نے اخلاص کے ساتھ مجھے نصیحت کی ہے لیکن میں وہ نصیحت نہیں سنتا

إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِي صَمَمِ

کیونکہ عاشق ملامت گر لوگوں کی باتیں سننے سے بہرا ہوتا ہے

(12) إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَذَلِي

میں نے اپنی ملامت کے بارے میں بڑھاپے کی نصیحت کو بھی تہمت زدہ سمجھا

شعر نمبر 8۔ برائے اقرار چوری

نعم سری طیف من اھوی فارقنی　　　والحب یعترض اللذات بالالم

وَالشَّیْبُ اَبْعَدُ فِیْ نُصْحٍ عَنِ التُّھَمِ

حالانکہ بڑھاپا نصیحت کرنے میں تہمتوں سے بری ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ مَنْعِ ھَوَی النَّفْسِ

دوسری فصل (خود کو) خواہشات نفس سے روکنے کے بارے میں

13 فَاِنَّ اَمَّارَتِیْ بِالسُّوْٓءِ مَا اتَّعَظَتْ

بے شک میرے نفس امارہ نے اپنی نادانی کی وجہ سے

مِنْ جَھْلِھَا بِنَذِیْرِ الشَّیْبِ وَالْھَرَمِ

بڑھاپے اور ارذلِ عمر کے ڈراوے سے نصیحت نہیں پکڑی اور

14 وَلَآ اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِیْلِ قِرٰی

نہ ہی اس نفس نے کوئی بھلا عمل کر کے ایسے مہمان کیلئے سامان ضیافت تیار کیا

ضَیْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِیْ غَیْرَ مُحْتَشِمِ

جو (بڑھاپے کی صورت میں) میرے سر پر آن پڑا ہے اور اس کی توقیر بھی نہیں کی گئی

15 لَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّیْ مَا اُوَقِّرُہٗ

اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں اس (بڑھاپے) کی توقیر نہیں کر پاؤں گا تو اس کا جو راز مجھ پر

کَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِیْ مِنْہُ بِالْکَتَمِ

(سفیدی کی صورت میں) عیاں ہوگیا ہے۔ اس کو سیاہی (خضاب) کے ذریعہ چھپا لیتا

(16) مَنْ لِّیْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَایَتِهَا

کون ہے میرا مددگار جو میرے بھٹکے ہوئے نفس کی سرکشی کو روکے

کَمَا یُرَدُّ جِمَاحُ الْخَیْلِ بِاللُّجُمِ

جیسے کہ گھوڑوں کی سرکشی کو لگام کیذریعہ روک لیا جاتا ہے

(17) فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ کَسْرَ شَهْوَتِهَا

تم گناہوں کے ذریعہ نفس کی خواہش کو توڑنے کا ارادہ مت کرنا

اِنَّ الطَّعَامَ یُقَوِّیْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

کیونکہ کھانا تو بھوکے شخص کی اشتہاء کو مزید بڑھا دیتاہے

(18) وَالنَّفْسُ کَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰی

نفس کی مثال (دودھ پیتے) بچہ کی سی ہے اگر تو اس کو چھوڑے رکھے گا تو وہ شیر خواری کی

حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ یَنْفَطِمِ

محبت ہی میں جوان ہوجائیگا اور اگر تو (بروقت) دودھ چھڑادے گا تو وہ (بآسانی) چھوڑ دے گا

(19) فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّیَهٗ

نفس سے اس کی خواہش کو دور کردے اور اس کو بااختیار بنانے سے خبردار رہ!

اِنَّ الْهَوٰی مَا تَوَلّٰی یُصْمِ اَوْ یَصِمِ

کیونکہ خواہش جب غالب (بااختیار) ہوتی ہے تو وہ ہلاک کردیتی ہے یا (کم از کم) داغدار بنادیتی ہے

(20) وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْأَعْمَالِ سَائِمَةٌ

اور نفس (کے چوپائے) کو اعمال کی چراگاہ میں چراؤ کہ وہ چرنے والا ہے

وَإِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعَى فَلَا تُسِمِ

اور اگر وہ شیریں [illegible] چرنا چاہے تو اسے مت چرنے دے

(21) كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِلْمَرْءِ قَاتِلَةً

نفس نے کتنی بار انسان کی جان لیوا لذتوں کو عمدہ بنا کر پیش کیا

مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ أَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

حالانکہ وہ نہیں سمجھتا کہ مرغن غذائیں زہریلی ہوتی ہیں

(22) وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ

تم بھوک اور شکم سیری کی خفیہ سازشوں سے ڈرتے رہو

فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

کیونکہ بعض اوقات سخت قسم کی بھوک بدہضمی سے بھی زیادہ بری (نقصان دہ) ہوتی ہے۔

(23) وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ

حرام (لذتوں) سے بھری ہوئی آنکھوں کو آنسوؤں سے بالکل خالی کردو

مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

اور ندامت و شرمندگی کے جذبے سے (ان آنکھوں کی) حفاظت کا لازماً اہتمام کر!

شعر نمبر 23۔ مطالعہ کتب سے ہی گھبرائے

واستفرغ الدمع من عين قد امتلأت من المحارم والزم حمية الندم

(24) وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا

نفس و شیطان کے خلاف چلتے ہوئے ان کی نافرمانی کر،

وَإِنْ هُمَا مَحَّضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

اور اگر وہ دونوں تیری بے لوث خیر خواہی کریں تو بھی ان کو تہمت کی نظر سے دیکھ

(25) وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا

تو نفس و شیطان کی طرف سے کسی حریف وحکم کی بات نہ ماننا

فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

کیونکہ تو دشمن و حکم کے حیلوں اور فریب کو جانتا ہے

(26) أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ

اللہ تعالیٰ سے میں ایسے قول کی خطاء کی معافی طلب کرتا ہوں جس کے مطابق عمل نہیں ہے

لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِّذِيْ عُقُمٖ

یقیناً میں نے اس عمل سے عاری قول کے ذریعہ ایک بانجھ خاتون کی جانب (گویا) ایک نسل کو منسوب کردیا

(27) أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ بِهٖ

(اے مخاطب) میں نے تجھ کو بھلائی کا حکم تو دیا لیکن میں خود ہی اس حکم پر عمل پیرا نہیں ہوں

وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِيْ لَكَ اسْتَقِمِ

اور (جب) میں خود استقامت والا نہیں بن سکا تو تجھ سے میرا یہ کہنا کہ استقامت اختیار کر، چہ معنیٰ دارد

شعر نمبر 25۔ گناہوں پر اصرار کرنے والے کیلئے

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا   فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

مندرجہ بالا شعر بعد نماز جمعہ ایک کاغذ پر لکھ کر عرق گلاب سے دھو کر پلائیں۔ اس کے بعد اس کو قبلہ رو بٹھائیں اور خشوع و خضوع سے بارگاہ الٰہی میں دعا و توفیق توبۃ النصوح کرائیں۔ عصر، مغرب، عشاء وہاں ہی پڑھے اور درود شریف کی کثرت کرتے رہے۔ انشاء اللہ ہر قسم کے کبیرہ گناہ سے بچے گا۔

28 وَلَا تَزَوَّدْتُّ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً

اور میں نے موت سے پہلے (سفر آخرت کیلئے) کوئی نفلی اعمال کا توشہ نہیں تیار کیا

وَلَمْ اُصَلِّ سِوٰی فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمِ

اور سوائے فرض کے کوئی نماز نہیں پڑھی اور نہ ہی (فرض کے سوا) کوئی روزے رکھے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ مَدْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم

تیسری فصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف و تعریف کے بارے میں

29 ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْيَى الظَّلَامَ اِلٰی

میں نے اس (مبارک شخصیت) کی سنتوں پر ظلم کیا ہے جس نے (عبادت میں مشغول رہ کر)

اِنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

ایسی شب زندہ داری کی کہ ان کے قدم مبارک ورم کی تکلیف محسوس کرنے لگے

30 وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَاءَهٗ وَطَوٰی

اور اس مبارک شخصیت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بھوک کے سبب اپنی آنتوں (پیٹ مبارک) کو کس کے باندھا

تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

اور نازک اور نازوں میں پلے ہوئے پہلوؤں کو پتھر کے نیچے لپیٹا تھا، (پیٹ پر پتھر باندھے تھے)

31 وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سونے کے بلند و بالا پہاڑوں نے پھسلانے کی کوشش کی

عَنْ نَّفْسِہٖ فَاَرَاھَا اَیَّمَا شَمَمِ

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پہاڑوں کو دکھادیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قسم کی بلندی (حاصل) تھی

32 وَاَکَّدَتْ زُھْدَہٗ فِیْھَا ضَرُوْرَتُہٗ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضروریات نے ان (سونے کے پہاڑوں) میں بے رغبتی اور زہد کو مضبوط کردیا

اِنَّ الضَّرُوْرَۃَ لَا تَعْدُوْا عَلَی الْعِصَمِ

بلاشبہ ضروریات عصمت اور پاکدامنی پر غالب نہیں آسکتیں

33 وَکَیْفَ تَدْعُوْاِلَی الدُّنْیَا ضَرُوْرَۃُ مَنْ

اس شخصیت کی ضروریات دنیا کی جانب اسے کیسے بلا (مائل کر) سکتی ہیں

لَوْلَاہُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْیَا مِنَ الْعَدَمِ

جو شخصیت اگر نہ ہوتی تو یہ دنیا عدم سے وجود میں نہ آتی

34 مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

(وہ شخصیت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم (کی ہے) جو دونوں جہان جن و انس

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عَرَبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

اور اور عرب و عجم کے ہر دو طبقہ کے سردار ہیں

35 نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ النَّاھِیْ فَلَآ اَحَدٌ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اچھائیوں کا حکم دینے اور برائیوں سے روکنے والے ہیں

اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْہُ وَلَا نَعَمِ

چنانچہ کوئی بھی شخص ان کے ناں اور ہاں کہنے میں ان سے بڑھ کر سچا نہیں ہوسکتا

36 ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ

وہی تو محبوب کبریا ہیں جن کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے

لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمِ

(روز قیامت کی) ہولناکیوں میں سے ہر شدید ہولناکی کے موقع پر

37 دَعَا اِلَی اللّٰہِ فَالْمُسْتَمْسِکُوْنَ بِہٖ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں کو) اللہ کی طرف بلایا چنانچہ آپ کی دعوت کو قبول کرنیوالے

مُسْتَمْسِکُوْنَ بِحَبْلٍ غَیْرِ مُنْفَصِمِ

ایسی (مضبوط) رسی کو پکڑنے والے ہیں جو ٹوٹ نہیں سکتی

38 فَاقَ النَّبِیِّیْنَ فِیْ خَلْقٍ وَّ فِیْ خُلُقٍ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے فائق ہیں صورت و سیرت (دونوں میں)

وَّلَمْ یُدَانُوْہُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَا کَرَمِ

وہ انبیاء کرام علیہ السلام علم و فضل اور کرم و سخاوت میں بھی آپ علیہ السلام کے ہم پلہ نہیں ہیں

39 وَکُلُّھُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ

اور سارے انبیاء کرام علیہم السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب کریں گے

شعر نمبر 36۔ برائے حاجت دینی و دنیاوی

ھو الحبیب الذی ترجی شفاعتہ ۔۔۔ لکل ھول من الاھوال مقتحم

برائے حاجت دینی و دنیاوی یہ شعر مبارک ایک مجلس میں ایک ہزار ایک مرتبہ مع اول آخر درود و قصیدہ گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ انشاء اللہ ایک ہی مجلس کے پڑھنے سے مراد پوری ہو۔ اگر اتنی مقدار نہ پڑھ سکے تو جس قدر بھی ہو سکے اس کی برکات سے محروم نہیں رہے گا۔ بفضلہ تعالیٰ اس کی مراد پوری ہوگی۔

غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

(آپ کے) بحرِ کرم سے ایک چلو یا (آپ کی) بارانِ رحمت سے ایک گھونٹ پانی

40 وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمْ

اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (سامنے) اپنی حد مرتبت پر فائز ہو کر (بھی) کھڑے ہوئے

مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

(ایسے لگیں گے) جیسے (کتاب) علم کے مقابلہ میں نقطہ یا (کتاب) حکمت کے مقابلہ میں اعراب

41 فَهُوَ الَّذِىْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ

چنانچہ وہ آپ ﷺ ہی کی ذات اقدس ہے جن کے معنوی (باطنی) اور ظاہری کمالات پایۂ تکمیل کو پہونچے ہوئے ہیں

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

پھر آپ کو (اپنا) محبوب بنا کر چن لیا خالق کائنات نے

42 مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِىْ مَحَاسِنِهٖ

آپ ﷺ اپنی خوبیوں میں کسی بھی شریک سے مبرا ہیں

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

آپ جیسا کوئی نہیں چنانچہ آپ کی ذات میں موجود جوہر حسن، ناقابل تقسیم ہے

43 دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِىْ نَبِيِّهِمْ

چھوڑ دو! (آپ علیہ السلام کے بارے میں) وہ دعوی جو کہ نصرانیوں نے اپنے نبی کے بارے میں کیا تھا

وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

(یعنی خدائی کا) اور (اس کے علاوہ) جو تمہارا جی چاہے آپ ﷺ کے بارے میں تعریف کرتے ہوئے کہہ سکتے ہو اور (بلکہ) یقین کے ساتھ کہو!

44 وَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

اور تم ان کی ذات کی طرف منسوب کرسکتے ہو

وَانْسُبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

جو بھی شرف و فضیلت چاہو، اور (اسی طرح)

45 فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ

ان کی قدر و منزلت کی طرف منسوب کرسکتے ہو جتنی بھی عظمتیں چاہو!

حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

کیونکہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کمال کی کوئی حد نہیں ہے جس کا اظہار کر سکے کوئی بھی (ماہر) گفتگو کرنیوالا (اپنی) زبان سے

46 لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ آيَاتُهٗ عِظَمًا

اگر آپ علیہ السلام کی قدر و منزلت کے مطابق آپ کے معجزات بھی عظمت والے ہوتے

اَحْيَى اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

تو آپ علیہ السلام کا (فقط) نام (ہی) جب پکارا جاتا تو زندہ کردیتا بوسیدہ ہڈیوں کو

47 لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَى الْعُقُوْلُ بِهٖ

آپ علیہ السلام نے ہمیں آزمائش میں نہیں ڈالا ایسے احکام دے کر جن کو (ہماری) عقلیں نہ سمجھ سکیں

شعر نمبر 45۔ برائے آسانی سکرات الموت

لو ناسبت قدرہ آیاتہ عظما   احیی اسمہ حین یدعی دارس الرمم

برائے آسانی سکرات موت یہ تین مرتبہ مریض پر پڑھیں۔ اگر وقت پورا ہو چکا ہے۔ موت آسانی سے ہوگی۔ ورنہ اللہ تعالیٰ شفا حاصل ہو۔

حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

محض ہم پر شفقت فرماتے ہوئے، چنانچہ نہ ہم شک میں پڑے اور نہ ہی پریشان ہوئے

(48) اَعْيَى الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى

ساری مخلوق کو عاجز کر دیا آپ کی حقیقت کے فہم نے (کوئی بھی آپ کی حقیقت نہ سمجھ سکا)

لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

چنانچہ اس فہم کے بارے میں قربت اور دوری (دونوں حالتوں سے متصف لوگوں) کے لئے کچھ بھی حاصل نہیں ہے سوائے عاجزی و لاچاری کے

(49) كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ

(آپ علیہ السلام کی ہستی) سورج کی مانند ہے جو دور سے آنکھوں کو چھوٹا سا نظر آتا ہے

صَغِيْرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمِ

اور قریب سے نگاہیں (اس کے سبب) عاجز و درماندہ ہو جاتی ہیں

(50) وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهٗ

اور آپ علیہ السلام کی حقیقت کو کیسے سمجھ سکتے ہیں وہ لوگ جو سوئے ہوئے (غافل) ہیں اور خواب

قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

(دیکھ کر) ہی آپ علیہ السلام (کی حقیقت زیارت) سے تسلی و اطمینان محسوس کرتے ہیں

(51) فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ

چنانچہ آپ علیہ السلام کے بارے میں محصول علم یہی ہے کہ آپ بشر ہیں

وَّ اَنَّهٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰهِ کُلِّهِمِ

اور بے شک تمام مخلوقات خدا میں آپ کی ذات سب سے بہتر ہے

52 وَکُلُّ اٰیٍ اَتَی الرُّسُلُ الْکِرَامُ بِهَا

اور وہ تمام معجزات جو حضرات انبیاء کرام لے کر آئے

فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمِ

وہ حضور علیہ السلام کے نور سے (ہی فیض کی صورت میں) ان انبیاء کرام سے وابستہ ہوئے

53 فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ کَوَاکِبُهَا

کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خورشید فضیلت ہیں اور دیگر انبیاء کرام ستارے ہیں

یُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ

جو (اسی خورشید تاباں سے روشنی لے کر) لوگوں کو تاریکی میں اپنی اپنی روشنی دکھاتے ہیں (راہ ہدایت دکھاتے ہیں)

54 حَتّٰی اِذَا طَلَعَتْ فِی الْکَوْنِ عَمَّ هُدَا

یہاں تک کہ جب دنیا میں یہ خورشید تاباں طلوع ہوا تو اس کی ہدایت (کی روشنی)

هَا الْعَالَمِیْنَ وَاَحْیَتْ سَآئِرَ الْاُمَمِ

تمام عالم میں پھیل گئی اور اس نے ساری امتوں کو زندہ (بیدار) کردیا

55 اَکْرِمْ بِخَلْقِ نَبِیٍّ زَانَهٗ خُلُقٌ

اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ظاہری شکل وصورت کیا خوب ہے جس کو زینت بخشی ہے

بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

حُسنِ سیرت نے ساتھ ہی ساتھ حسن و جمال سے (آراستہ ہے) اور چہرۂ انور کی تابانی سے بھی متصف ہے

56 كَالزَّهْرِ فِيْ تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ

آپ علیہ السلام تازگی میں پھولوں کی طرح، بلندیٔ رتبہ میں چاند کی طرح

وَّالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِيْ هِمَمِ

بخشش وکرم میں سمندر کی طرح اور عزم و ہمت میں زمانہ کی طرح ہیں

57 كَاَنَّهٗ وَهُوَ فَرْدٌ فِيْ جَلَالَتِهٖ

گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یگانۂ روزگار ہیں اپنی جلالت شان میں

فِيْ عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِيْ حَشَمِ

(چاہے) وہ لشکر کے درمیان ہوں تمہاری ملاقات کے وقت یا حشم وخدم کے مابین ہوں

58 كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ

(آپ ﷺ کے دندان مبارک چمک میں) ایسے لگتے تھے جیسے کہ سیپ میں چھپے ہوئے موتی

مِنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

جو کہ آپ علیہ السلام کی گفتگو اور تبسم کی دو کانوں میں (معدن) پوشیدہ رہتے ہیں

59 لَاطِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهٗ

کوئی خوشبو برابری نہیں کر سکتی اس مٹی کی جس نے آپ علیہ السلام کی ہڈیوں (جسم مبارک) کو چھپایا ہوا ہے

طُوبیٰ لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

مبارک باد ہے اس شخص کو جو (اس مٹی کو) سونگھنے والا یا اس کو چومنے والا ہو

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

چوتھی فصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے بیان میں

60 اَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِیْبِ عُنْصُرِهٖ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش نے نمایاں کردیا آپ کے جوہر کی پاکیزگی اور خوشبو کو، کیا خوب ہے پاکیزگی وخوشبو

یَا طِیْبَ مُبْتَدَاٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمِ

آپ کے زمان ومکانِ پیدائش کی اور آپ کے زمان ومکانِ وفات کی

61 یَوْمٌ تَفَرَّسَ فِیْهِ الْفُرْسُ اَنَّهُمْ

آپ ﷺ کی پیدائش کا دن ایسا تھا کہ اس دن فارس والے سمجھ گئے تھے

قَدْ اُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

کہ انہیں یقیناً ڈرا دیا گیا ہے مصیبت اور عذاب کی آمد سے (جو ان پر آ کر رہے گا)

62 وَبَاتَ اِیْوَانُ کِسْرٰی وَهُوَ مُنْصَدِعٌ

اور شاہِ خسرو (کسریٰ) کا محل (آپ علیہ السلام کی پیدائش کے دن) ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگیا

کَشَمْلِ اَصْحَابِ کِسْرٰی غَیْرَ مُلْتَئِمِ

جیسے کہ شاہ کسریٰ کے ساتھیوں کی جمعیت بھی متحد نہیں رہ سکی (منتشر ہوگئی)

(63) وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ

اور آتش کدۂ ایران کی آگ ٹھنڈے سانس لینے لگی کسریٰ پر افسوس کی وجہ سے،

عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمٖ

اور دریائے فرات اپنا بہاؤ بھول گیا غم وندامت کی وجہ سے، (آگ بجھ گئی اور دریا خشک ہوگیا)

(64) وَسَاءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا

اور اہل ساوہ کو اس بات نے غمگین کردیا کہ ساوہ کی جھیل خشک ہوگئی

وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِيْ

اور اس پر پینے کیلئے آنیوالے کو غیظ وغضب کی وجہ سے واپس کردیا گیا جبکہ وہ پیاسا تھا

(65) كَاَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَآءِ مِنْ بَلَلٍ

گویا کہ آگ پر غم کی وجہ سے وہ حالت طاری ہوگئی جو پانی کی ہوتی ہے اور پانی پر وہ حالت طاری ہوگئی

حُزْنًا وَّ بِالْمَآءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمٖ

جو آگ کی ہوتی ہے یعنی کہ جلنے کی حالت (آگ بجھ کر ٹھنڈی ہوگئی پانی کی طرح اور پانی جل کر سوکھ گیا)

(66) وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ

اور جنات آوازیں لگا رہے تھے اور روشنیاں چمک رہی تھیں

وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًى وَّمِنْ كَلِمٖ

جبکہ حق مفہوم و کلام سے ظاہر ہورہا تھا

67 عَمُوا وَصَمُّوا فَإِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ

وہ (کفار) اندھے اور بہرے ہو گئے چنانچہ خوش خبریوں کا اعلان نہ سنا گیا

تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْإِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

اور نہ ہی ڈراوے کی چمکتی بجلی دیکھی گئی

68 مِنْ بَعْدِ مَا أَخْبَرَ الْأَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ

یہ حالت اس کے بعد پیش آئی جبکہ لوگوں کو ان کے نجومیوں نے بتلا دیا تھا

بِأَنَّ دِينَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

کہ ان کا ٹیڑھا (بگڑا ہوا) دین اب سیدھا (درست) نہیں ہو سکتا

69 وَبَعْدَ مَا عَايَنُوا فِي الْأُفُقِ مِنْ شُهُبٍ

اور اس کے بعد کہ انہوں نے آسمانی افق پر (سے) شہاب ثاقب کو ٹوٹ کر گرتے ہوئے دیکھ لیا تھا

مُنْقَضَّةٍ وَفْقَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَنَمِ

اور اسی کے موافق زمین پر بتوں کو (ٹوٹ کر گرتے ہوئے) دیکھ لیا تھا

70 حَتَّى غَدَا عَنْ طَرِيقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ

یہاں تک کہ ہو گئے شیاطین وحی کے راستے سے شکست کھا کر (بھاگنے والے)

مِنَ الشَّيَاطِينِ يَقْفُوا إِثْرَ مُنْهَزِمِ

اس طرح کہ ایک شیطان کے پیچھے دوسرا شکست (شہاب ثاقب کی مار) کھا کر بھاگ گیا

(71) كَأَنَّهُمْ هَرَبًا أَبْطَالُ أَبْرَهَةٍ

وہ شیاطین گویا ایسے ہو گئے تھے جیسے کہ ابرہہ (کی فوج کے) جانباز لوگ

أَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَّاحَتَيْهِ رُمِ

یا (موقع بدر کا لشکر قریش) جس پر حضور علیہ السلام کی ہتھیلیوں سے کنکریاں پھینکی گئی تھیں

(72) نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا

وہ کنکریاں حضور علیہ السلام کی ہتھیلیوں میں تسبیح پڑھنے کے بعد پھینکی گئیں

نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ أَحْشَآءِ مُلْتَقِمِ

جیسے کہ لقمہ بنا لینے والی (مچھلی) کے پیٹ سے تسبیح کرنے والے (حضرت یونس علیہ السلام) کو پھینکا گیا تھا

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِيْ ذِكْرِ يُمْنِ دَعْوَتِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم

پانچویں فصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک دعوت کے بیان میں

(73) جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر درخت سجدہ ریز ہو کر پنڈلیوں (تنوں) کے بل بغیر قدموں کے چلتے ہوئے

تَمْشِيْ إِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

آپ علیہ السلام کی خدمت میں آ گئے

(74) كَأَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ

ایسے لگ رہا تھا کہ ان درختوں کی شاخوں نے راستے میں انوکھی خطاطی کرتے ہوئے

فُرُوعُهَا مِنْ بَدِيعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ

(حضور علیہ السلام کے کمالات) لکھتے لکھتے سطریں ہی سطریں لکھ دی ہیں

75 مِثْلُ الْغَمَامَةِ أَنّٰى سَارَ سَائِرَةً

بدلی کے مانند (ایک سائبان) تھا، آپ علیہ السلام جہاں جاتے وہ بھی ساتھ چلتا تھا

تَقِيهِ حَرَّ وَطِيسٍ لِلْهَجِيرِ حَمِي

جو آپ علیہ السلام کو دوپہر کی تپش والی دھوپ سے بچاتا تھا جو کہ شدید گرم ہوتی تھی

76 أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ إِنَّ لَهُ

میں اس چاند کی قسم کھاتا ہوں جو پھٹ گیا تھا کہ بلاشبہ اس چاند کو

مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَّبْرُورَةَ الْقَسَمِ

آپ علیہ السلام کے دل سے ایک نسبت خاص حاصل ہے، اور یہ قسم سچ مچ پوری ہوگئی

77 وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ

اور اس بات کی قسم کھاتا ہوں کہ غار (ثور) نے ایک عظیم بھلائی اور مہربانی کو (اپنے اندر) جمع کرلیا تھا

وَّكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِ

(حضور ﷺ کو چھپالیا تھا) اور حالت یہ تھی کہ تمام کفار کی نگاہیں آپ ﷺ کو دیکھنے سے اندھی ہوگئی تھیں

78 فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيقُ لَمْ يَرِمَا

چنانچہ اس غار ثور میں سراپا سچائی (ﷺ) اور ابوبکر صدیق موجود تھے جو نظر نہیں آرہے تھے

وَھُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمِ

اس لئے وہ کفار (آپس میں) کہتے تھے کہ اس غار میں تو کچھ بھی نہیں ہے

(79) ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْکَبُوْتَ عَلٰی

ان کافروں نے کبوتری (کے انڈے) دیکھ کر گمان کیا اور مکڑی (کا جالا) دیکھ کر سمجھا کہ

خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

خیر البشر (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نہ مکڑی نے جالا بنا ہے اور نہ ہی کبوتری نے انڈے دیئے ہیں

(80) وِقَایَۃُ اللّٰہِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَۃٍ

اللہ تعالیٰ کی حفاظت نے (آپ علیہ السلام کو)

مِّنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

بے نیاز کردیا دوہری زرہوں سے اور بلند قلعوں سے

(81) مَاسَامَنِی الدَّھْرُ ضَیْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِہٖ

جب جب مجھ کو زمانہ نے ظلم کرتے ہوئے تکلیف پہونچائی اور میں نے آپ علیہ السلام کے جوار میں پناہ طلب کی

اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْہُ لَمْ یُضَمِ

تو مجھ کو ضرور بالضرور ایسی پناہ حاصل ہوئی ہے کہ زمانہ پھر کوئی ستم نہ کرسکا

(82) وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَی الدَّارَیْنِ مِنْ یَّدِہٖ

اور میں نے جب بھی آپ علیہ السلام کے دست کرم سے دارین کی استغناء مانگی ہے

شعر نمبر 80 برائے حفاظت از ... و ظالم

وقایۃ اللہ اغنت عن مضاعفۃ   من الدروع وعن عال من الاطم

[illegible]

اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰی مِنْ خَیْرِ مُسْتَلِمِ

تو مجھ کو ضرور با ضرور سخاوت (والے ہاتھ) کا بوسہ نصیب ہوا ہے اور وہ سب سے بہتر ہاتھ ہے جس کو بوسہ دیا گیا

(83) لَاتُنْکِرِ الْوَحْیَ مِنْ رُّؤْیَاہُ اِنَّ لَهٗ

اے مخاطب! تو اس وحی کا انکار مت کر جو کہ آپ علیہ السلام کے خوابوں کے ذریعہ آتی ہے

قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَیْنَانِ لَمْ یَنَمِ

کیونکہ بلاشبہ آپ علیہ السلام کا دل ایسا ہے کہ جب آنکھیں سو جاتی ہیں تب بھی وہ نہیں سوتا (جاگتا رہتا ہے)

(84) وَذَاكَ حِیْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ

اور یہ سچے خوابوں کا حال تو اس وقت کا ہے جب کہ آپ علیہ السلام کی نبوت جوان ہو چکی تھی

فَلَیْسَ یُنْکَرُ فِیْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

چنانچہ اس قسم کے احوال کا انکار تو آپ علیہ السلام کی جوانی کے آغاز میں بھی نہیں کیا جا سکتا تھا

(85) تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْیٌ بِمُکْتَسَبٍ

اللہ تعالیٰ نہایت برکت والا ہے نہ تو کوئی وحی اپنی محنت سے حاصل کردہ ہوتی ہے

وَّلَا نَبِیٌّ عَلٰی غَیْبٍ بِمُتَّهَمِ

اور نہ ہی کسی نبی پر علم غیب کی تہمت ہی لگائی جا سکتی ہے

(86) اٰیَاتُهُ الْغُرُّ لَا یَخْفٰی عَلٰی اَحَدٍ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن معجزات کسی پر بھی پوشیدہ نہیں ہیں

شعر نمبر 87-86-85۔ مرگی، فالج و دیگر امراض کے لئے

تبارك الله ما وحيٌ بمكتسبٍ ولا نبيٌّ على غيبٍ بمتهمِ
آياته الغرُّ لا يخفى على أحدٍ بدونها العدلُ بين الناس لم يقمِ
كم أبرأت وصباً باللمس راحته وأطلقت أرباً من ربقة اللممِ

مرگی زدہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان قصیدہ بردہ کے ان ابیات کو لکھے۔ اور نیلے رنگ کے کپڑے پر بھی لکھ کر اس کا فلیتہ بنائے اور اس کو جلا کر مرگی زدہ کی ناک میں دھونی دے۔ مریض کو فوری ہوش آ جائے گا۔ ہوش آ جانے کے بعد آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا مٹا دیا جائے۔ انشاء اللہ مرض دور ہو جائے گی۔ اگر دوبارہ مرض ہو تو یہی ابیات قرآن کی آیت کے ساتھ لکھ کر گلے میں ڈالیں۔
[illegible]
[illegible]

بِدُوْنِهَا الْعَدْلُ بَيْنَ النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

اور ان کے بغیر انسانوں کے درمیان عدل و مساوات قائم نہیں ہوسکتا

(87) كَمْ اَبْرَاَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ

کتنے ہی مریضوں کو ٹھیک کردیا (شفاء دیدی) صرف چھو کر آپ کی بابرکت ہتھیلیوں نے

وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

اور کتنے ہی دیوانوں کو (پاگلوں کو) آزادی عطا کردی جنون کے طوق سے

(88) وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَآءَ دَعْوَتُهٗ

اور آپ علیہ السلام کی دعا نے زندگی بخشی سخت قحط کے سال کو (سرسبزی و شادابی عطا کی)

حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِى الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

یہاں تک کہ وہ سال تمام سیاہ زمانوں کے مابین (صبح) روشن کی مانند ہوگیا

(89) بِعَارِضٍ جَادَ اَوْخِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا

(قحط سالی دور کی) ایسے بادل کے ذریعہ جس نے سخاوت کی (خوب برسا)

سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْسَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

کہ اس کی وجہ سے تم کو وادیاں سمندری سیلاب یا عرم ڈیم (کے ٹوٹنے سے آنے والا) سیلاب محسوس ہونے لگیں

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِىْ ذِكْرِ شَرَفِ الْقُرْاٰنِ

چھٹی فصل قرآن کریم کے شرف و فضیلت کے بیان میں

(90) دَعْنِیْ وَوَصْفِیْ اٰیَاتٍ لَّہٗ ظَھَرَتْ

مجھے رہنے دے کہ میں بیان کرتا رہوں آپ علیہ السلام کے ان معجزات کو جو اس طرح ظاہر ہوئے

ظُھُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمٖ

جیسے کہ رات کے وقت میں کسی پہاڑ پر آتشِ میزبانی نمایاں ہوتی ہے

(91) فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْنًا وَّ ھُوَ مُنْتَظِمٌ

چنانچہ موتی زیادہ حسین لگتا ہے جبکہ وہ لڑی میں پرویا ہوا ہو،

وَلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرُ مُنْتَظِمٖ

اور (اگر) نہ پرویا ہوا ہو تب بھی اس کی قدر و قیمت میں کوئی کمی نہیں آتی

(92) فَمَا تَطَاوُلُ اٰمَالِ الْمَدِیْحِ اِلٰی

چنانچہ کس قدر بڑھتی جارہی ہیں مدحیہ قصائد (کہنے والوں) کی آرزوئیں

مَا فِیْہِ مِنْ کَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمٖ

یہاں تک کہ (آپ علیہ السلام) کے اخلاق کریمانہ اور خصائل حمیدہ (کی توصیف) تک پہونچ گئیں

(93) اٰیَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَۃٌ

(قرآن کی) برحق آیات اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہیں جو (نزولی اعتبار سے) حادث ہیں

قَدِیْمَۃٌ صِفَۃُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمٖ

اور اس اعتبار سے قدیم ہیں کہ وہ صفت قدامت سے متصف ذات باری کی صفت ہیں

(94) لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِيَ تُخْبِرُنَا

وہ آیات کسی خاص زمانہ سے متعلق نہیں ہیں بلکہ وہ تو ہمیں آخرت کی خبر دیتی ہیں

عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ إِرَمِ

اور (گذری ہوئی) قوم عاد اور ارم کے احوال بھی بتاتی ہیں

(95) دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ

آیات قرآنی (کا معجزہ) ہمارے پاس دائمی طور پر رہیگا چنانچہ (یہ معجزہ) انبیاء کرام کے ہر معجزہ پر فوقیت رکھتا ہے

مِّنَ النَّبِيِّيْنَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

کیونکہ انبیاء کرام کے معجزے ظاہر تو ہوئے مگر دائمی نہ تھے (بلکہ عارضی تھے)

(96) مُحْكَمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ

وہ آیات قرآنی ایسی محکم و مضبوط ہیں کہ نہیں رہنے دیتیں کوئی شبہ کسی بھی مخالف کا

لِّذِيْ شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمِ

اور نہ ہی وہ کسی حکم و فیصل کی ضرورت مند ہیں

(97) مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ إِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ

ان آیات سے جب بھی مخالفت کی گئی (معارضہ کیا گیا) تو ضرور بالضرور باز آ گیا

أَعْدَى الْأَعَادِيْ إِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

اس معارضہ سے بڑے سے بڑا دشمن، ان آیات کے آگے صلح پیش کرتے ہوئے

(98) رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا

آیات قرآنی کی بلاغت (کے معجزے) نے اپنے مخالف کے دعوے کو اس طرح رد کر دیا

رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِيْ عَنِ الْحُرَمِ

جیسے کہ ایک غیرت مند مرد ایک مجرم کا ہاتھ (اپنے) حرم (خواتین) کی طرف بڑھنے سے روک دیتا ہے

(99) لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِيْ مَدَدٍ

ان آیات قرآنی کے معانی سمندر کی موجوں کی طرح ہیں وسعت میں

وَفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

اور خوبصورتی و قیمت میں سمندر کے موتیوں سے بھی بڑھ کر ہیں

(100) فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى عَجَائِبُهَا

لہذا قرآنی آیات کے عجائبات اعداد و شمار میں نہیں آسکتے اور بڑھا چڑھا کر بھی بھاؤ لگایا جائے تو ان کی قیمت نہیں لگائی جا سکتی

وَلَا تُسَامُ عَلَى الْاِكْثَارِ بِالسَّاَمِ

اور بہت زیادہ (پڑھنے کے باوجود) اس کی تلاوت سے اکتاہٹ نہیں محسوس ہوتی

(101) قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيْهَا فَقُلْتُ لَهٗ

ان آیات قرآنی کی وجہ سے ان کے پڑھنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں تو میں نے اس سے کہا

لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

کہ تو اللہ کی رسی پانے میں کامیاب ہو گیا ہے اب اس کو مضبوطی سے تھامے رکھنا

(102) اِنْ تَتْلُهَا خِيْفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظٰى

اگر تو ان آیات قرآنیہ کی تلاوت کرے نار جہنم کی تپش سے ڈرتے ہوئے

اَطْفَاْتَ حَرَّ لَظٰى مِنْ وِّرْدِهَا الشَّبِمِ

تو گویا تو نے ان آیات کے ٹھنڈے چشمہ (کے پانی) سے نار دوزخ کی تپش کو بجھا دیا

(103) كَاَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ بِهٖ

گویا کہ یہ آیات قرآنیہ حوض کوثر ہیں جس سے (دھل کر) گنہگاروں کے چہرے سفید چمکدار ہو جائیں گے

مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَآءُوْهُ كَالْحُمَمِ

حالانکہ وہ اس حوض پر کوئلے کی طرح سیاہ چہروں کے ساتھ آئے ہوں گے

(104) وَكَالصِّرَاطِ وَ كَالْمِيْزَانِ مَعْدِلَةً

اور گویا وہ آیات پل صراط اور میزان عمل کی مانند ہیں انصاف و عدل کے اعتبار سے

فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

چنانچہ ان آیات کے بغیر لوگوں کے ماحول میں انصاف و عدل قائم نہیں ہوسکتا

(105) لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُوْدٍ رَّاحَ يُنْكِرُهَا

تم ہرگز تعجب مت کرو ایسے حسد کرنیوالے پر جو بالقصد انجان بن کر آیات مبارکہ کا انکار کرتا ہے

تَجَاهُلًا وَّهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

کیونکہ وہ حقیقت میں ہوشیار اور بہت سمجھدار ہے (اس کا انکار محض حسد کی بنا پر ہے)

106 قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ

کبھی کبھی آنکھ آشوبِ چشم میں مبتلا ہونے کی وجہ سے سورج کی روشنی کا انکار کردیتی ہے

وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

اور منہ انکار کرتا ہے پانی کے ذائقہ کا بیماری کی وجہ سے

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِيْ ذِكْرِ مِعْرَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

ساتویں فصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کے بیان میں

107 يَا خَيْرَ مَنْ يَّمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَهُ

اے ان مبارک ہستیوں میں سب سے بہتر ہستی! جن کے صحنِ مکان (دربار) کا قصد کرکے سائلین آتے ہیں

سَعْيًا وَّفَوْقَ مُتُوْنِ الْاَيْنُقِ الرُّسُمِ

دوڑتے ہوئے (پیادہ پا) اور مسلسل سفر کرنے اور نقش پا چھوڑنے والی اونٹنیوں کی پشت پر سوار ہوکر

108 وَمَنْ هُوَ الْاٰيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ

اور اے وہ ذات مکرم جو صاحب عبرت نگاہ کیلئے عظیم نشانی و معجزہ ہے

وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

اور اے وہ ذات مکرم جو قدر داں کیلئے ایک عظیم الشان نعمت ہے

109 سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَرَمِ

آپ رات کے وقت ایک حرم سے دوسرے حرم تک تشریف لے گئے

كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

جیسے کہ ماہِ کامل تاریکیوں کے پردے میں سفر کرتا چلا جاتا ہے

(110) وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً

اور آپ رات کو بلندیاں سر کرتے کرتے قاب قوسین کے اس بلند مقام پر فائز ہو گئے

مِّنْ قَابَ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

نہ جس کا (عقل سے) ادراک ہو سکتا ہے اور نہ ہی (جس تک رسائی کا) ارادہ کیا جا سکتا ہے

(111) وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَآءِ بِهَا

اور آپ کو (امامت کیلئے) آگے کیا تمام ہی انبیاء و مرسلین نے اس رتبۂ بلند کی وجہ سے

وَالرُّسْلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

جیسے کہ مخدوم کو خادموں سے آگے کیا جاتا ہے

(112) وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ

اور آپ ساتوں آسمان چیرتے ہوئے ان انبیاء و رسل کے پاس سے

فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

اس طرح گذرے کہ وہ ایک جلوس کی صورت میں تھے اور آپ اس جلوس کے علمبردار تھے

(113) حَتّٰى اِذَا لَمْ تَدَعْ شَاْوًا لِّمُسْتَبِقٍ

یہاں تک کہ جب آپ نے کسی بھی دوڑ لگانے والے کیلئے قرب کی کوئی حد مسافت نہ چھوڑی

مِّنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًا لِّمُسْتَنِمِ

اور کسی چڑھنے والے کیلئے کوئی بلندی کا زینہ نہ چھوڑا

(114) خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ

تو آپ نے ہر مقام کو پست کر ڈالا جب کہ آپ کو پکارا گیا رفع کیساتھ

نُودِيتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

جیسے کہ علم مفرد کو (رفع کیساتھ) پکارا جاتا ہے

(115) كَيْمَا تَفُوزَ بِوَصْلٍ أَيِّ مُسْتَتِرٍ

تاکہ آپ کامیاب ہو جائیں وصال خداوندی (کے حصول میں) جو نگاہوں سے کس قدر پوشیدہ ہے

عَنِ الْعُيُونِ وَسِرٍّ أَيِّ مُكْتَتِمِ

اور اس کے راز سے آگاہی میں جو کس قدر چھپا ہوا ہے

(116) فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ

چنانچہ آپ نے ہر قابل فخر مرتبہ بلا کسی شریک کے (تنہا) حاصل کیا

وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

اور آپ ہر بلند مقام سے بغیر کسی مزاحم و رکاوٹ کے گذرتے چلے گئے

(117) وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُّتَبٍ

اور جلیل القدر ہے وہ مقام و مرتبہ جس پر آپ کو فائز کیا گیا

وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُوْلِيْتَ مِنْ نِّعَمٖ

اور مشکل تر ہے ان نعمتوں کا ادراک جو آپ کو عطا کی گئیں

(118) بُشْرٰى لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا

خوش خبری ہے ہم ملت اسلام کیلئے کہ ہم کو (اللہ کی) عنایت سے

مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمٖ

ایک ایسا مضبوط ستون ملا ہے جو گرنے اور منہدم ہونے والا نہیں ہے

(119) لَمَّا دَعَى اللّٰهُ دَاعِيْنَا لِطَاعَتِهٖ

جب پکارا اللہ تعالیٰ نے ہمارے داعیٔ برحق (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنی طاعت کیلئے

بِاَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا اَكْرَمَ الْاُمَمٖ

اکرم الرسل کا خطاب دے کر تو ہم (ان کی امت ہونے کی وجہ سے) اکرم الامم قرار پائے۔

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ فِيْ ذِكْرِ جِهَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آٹھویں فصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد کے بیان میں

(120) رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰى اَنْبَاءُ بِعْثَتِهٖ

خوف زدہ کردیا قلوبِ دشمناں کو آپ علیہ السلام کی بعثت کی خبروں نے

كَنَبْاَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمٖ

جیسے کہ اچانک کوئی آہٹ بے خبر بکریوں کو گھبراہٹ میں مبتلا کردیتی ہے

(121) مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِيْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم دشمنوں سے برسرپیکار رہے ہر معرکہ میں

حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمِ

یہاں تک کہ مشابہ ہوگئے دشمن (مسلمانوں کے) نیزوں پر اس گوشت کے جو (قصائی کی) موڈھی (لکڑی) پر رکھا ہوتا ہے

(122) وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوْا يَغْبِطُوْنَ بِهٖ

وہ دشمن بھاگ جانے کے خواہاں تھے اور بھاگ کر ایسی مسخ شدہ لاشوں پر رشک کرنے لگے

اَشْلَاءً شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

جو گدھوں اور چیلوں کے (نوچ نوچ کر کھانے) کے ساتھ اٹھ گئیں

(123) تَمْضِي اللَّيَالِيْ وَلَا يَدْرُوْنَ عِدَّتَهَا

شب و روز گذرتے رہے اور دشمنوں کو (مارے خوف کے) ان کی تعداد نہیں معلوم ہو رہی تھی

مَا لَمْ تَكُنْ مِّنْ لَّيَالِي الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

تا آنکہ اشہر حرم کے شب و روز نہ آجائیں (جن میں جنگ ممنوع ہوتی تھی)

(124) كَاَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ

گویا کہ دین اسلام ایک ایسا مہمان ہے جو دشمنوں کے صحن مکان میں آ ٹھہرا ہے

بِكُلِّ قَرْمٍ اِلٰى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمِ

ایسے تمام بہادر ساتھیوں سمیت جو کہ دشمنوں کے گوشت کے شوقین ہیں

125 يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ

یہ دینِ اسلام ایک لشکر کا سمندر کھینچے لا رہا ہے (جو کہ سوار ہے) تیز رفتار گھوڑوں پر

تَرْمِيْ بِمَوْجٍ مِّنَ الْاَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

جو بہادروں کی تلاطم خیز موجوں کے تھپیڑے مار رہا ہے

126 مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِّلّٰهِ مُحْتَسِبٍ

اس لشکر کا ہر مجاہد رضائے الٰہی کا امیدوار ہو کر اللہ (کی صدائے جہاد پر) لبیک کہنے والا ہے

يَّسْطُوْ بِمُسْتَاصِلٍ لِّلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

جو کفر کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے والا زور دار حملہ کرتا ہے

127 حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْاِسْلَامِ وَهْيَ بِهِمْ

یہاں تک کہ وہ ملت اسلام جو کہ حضرات صحابہ کرامؓ پر مشتمل تھی

مِنْۢ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةَ الرَّحِمِ

اپنی غریب الوطنی کے بعد رشتہ داروں سے جڑ گئی

128 مَكْفُوْلَةً اَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ اَبٍ

چنانچہ وہ ملت اسلام ہمیشہ کیلئے دشمنوں (کے شر) سے محفوظ ہو کر ایک بہترین باپ اور ایک بہترین شوہر

وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

(صلی اللہ علیہ وسلم) کی کفالت میں آ گئی لہذا اب نہ تو وہ یتیم ہوگی اور نہ ہی وہ بیوہ ہوگی

(129) هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُّصَادِمَهُمْ

وہ صحابہ (عزم وہمت کے) پہاڑ ہیں چنانچہ ان کے متعلق ان سے ٹکر لینے والے کفار سے پوچھ

مَّاذَا رَأَى مِنْهُمْ فِي كُلِّ مُصْطَدَمِ

کہ انہوں نے صحابہ کرام کے کیا (جوہر و کمالات) دیکھے ہیں ہر ٹکرانے کی جگہ (یعنی میدان جنگ) میں

(130) فَسَلْ حُنَيْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ أُحُدًا

چنانچہ تو (معرکۂ) حنین سے پوچھ اور معرکۂ بدر و معرکۂ احد سے پوچھ جو کہ (کافروں کیلئے)

فُصُولَ حَتْفٍ لَّهُمْ أَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

ایسی موت کے موسم تھے جو وبائی امراض (طاعون وغیرہ) سے بھی زیادہ خطرناک تھی۔

(131) اَلْمُصْدِرِي الْبِيضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ

وہ صحابہ کرام سفید تلواروں کو سرخ (لہو) سے سیراب کر کے واپس لاتے تھے

مِنَ الْعِدٰى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

جبکہ وہ پہونچتی تھیں دشمنوں کی زلفوں سے ڈھنپے ہوئے ہر سیاہ مقام (گردن و کھوپڑی) پر

(132) وَالْكَاتِبِينَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ

وہ صحابہ کرام گندمی رنگ کے خطی نیزوں سے (گویا) کتابت کر رہے تھے

أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

یہاں تک کہ ان کے قلموں نے (دشمنوں میں سے) کسی حرف جسم کو بلا نقطہ لگائے نہیں چھوڑا

133 شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيمَا تُمَيِّزُهُمْ

وہ صحابہ کرام ہتھیاروں سے لیس ہوتے ہیں ان کی (یہ) ایک خاص علامت ہے جو انہیں دوسروں (دشمنوں) سے ممتاز کرتی ہے

وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيمَا مِنَ السَّلَمِ

(جیسا کہ) گلاب کا پھول اپنی خاص نشانی کی وجہ سے کانٹے دار درخت سے ممتاز ہوتا ہے

134 تُهْدِي إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمْ

فتح ونصرت کی ہوائیں ان کی خوشبو کا ہدیہ تم تک پہونچا رہی ہیں

فَتَحْسَبُ الْوَرْدَ فِي الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِ

تو تم کو گمان ہوتا ہے کہ ہر مسلم مجاہد غلافوں میں بند گویا گلاب کا پھول ہے

135 كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًا

گویا وہ مجاہد صحابہ گھوڑوں کی پشت پر (جم کر بیٹھنے کیوجہ سے) ٹیلوں پر اگے ہوئے درخت معلوم ہوتے ہیں

مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

جو کہ ان کی بھرپور مہارت کیوجہ سے تھا نہ کہ (گھوڑے کی زین) سختی سے کسنے کی وجہ سے تھا۔

136 طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدَى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا

دشمنوں کے قلوب اڑنے لگے صحابہ کے (جنگی) رعب کیوجہ سے ڈرتے ہوئے

فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

پھر وہ بکری کے بچے اور مجاہد کے مابین فرق نہیں کرپاتے تھے

(137) وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللهِ نُصْرَتُهٗ

اور جس شخص کو رسول اللہ کی برکت سے نصرت خداوندی حاصل ہو

اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِيْ آجَامِهَا تَجِمِ

اگر اس کے سامنے بہت سارے شیر آجائیں جو اپنی کچھار میں ہوں پھر بھی وہ چپ سادھ لیں

(138) وَلَنْ تَرٰى مِنْ وَّلِيٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ

تم ہرگز نہیں دیکھو گے (نبی علیہ السلام کے) کسی بھی دوست کو کہ اس کو کامیابی نہ ملی ہو (اسکی مدد نہ کی گئی ہو)

بِهٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمِ

آپ علیہ السلام کی برکت سے، اور آپ علیہ السلام کا کوئی دشمن (ایسا ہرگز) نہیں ہوگا جو کہ ٹکڑیوں میں تقسیم نہ ہو گیا ہو

(139) اَحَلَّ اُمَّتَهٗ فِيْ حِرْزِ مِلَّتِهٖ

آپ علیہ السلام نے اپنی امت کو اپنی ملت کی حفاظت میں پہنچا دیا

كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِيْ اَجَمِ

جیسے کہ شیر اپنے بچوں کو لے کر کچھار میں چلا جاتا ہے

(140) كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللهِ مِنْ جَدَلٍ

کتنے ہی آپ علیہ السلام کی شان میں (جھگڑنے والوں کے) جھگڑے اللہ کے کلام نے نمٹا دیئے

فِيْهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

اور مخالفین کے دلائل کا منہ توڑ جواب دیا ہے

141 كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً

تمہارے لیے تو (نبی علیہ السلام کا) یہی معجزہ کافی ہے کہ وہ جاہلیت کے دور میں

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيبِ فِي الْيُتُمِ

امی ہو کر بھی کمال علم سے متصف اور حالت یتیمی میں بھی

اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ فِي طَلَبِ مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

زینت ادب سے مزین تھے نویں فصل طلب مغفرت اور

تَعَالٰى وَشَفَاعَةٍ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ علیہ السلام کی شفاعت کی طلب کے بیان میں

142 خَدَمْتُهُ بِمَدِيحٍ أَسْتَقِيلُ بِهٖ

میں نے آپ علیہ السلام کی خدمت میں جو مدحیہ قصیدہ پیش کیا ہے اس کے ذریعہ اس پوری زندگی کے گناہوں کی معافی طلب کرتا ہوں جو شاعری اور دوسروں کی خدمت گذاری میں گذری ہے

ذُنُوبَ عُمْرٍ مَّضٰى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

جب کہ اس شاعری اور غیروں کی خدمت گزاری نے میری گردن میں ایسا قلادہ ڈالا ہے جس کے انجام کا ڈر لگا رہتا ہے

143 إِذْ قَلَّدَانِيَ مَا تُخْشٰى عَوَاقِبُهٗ

ایسا لگتا ہے کہ میں ان دونوں

كَأَنَّنِي بِهِمَا هَدْيٌ مِّنَ النَّعَمِ

(غلطیوں) کی وجہ سے چوپایوں میں سے قربانی کا ایک جانور ہوں

144 أَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا

میں نے ان دونوں حالتوں میں لڑکپن والی گمراہی کی اطاعت کر ڈالی

حَصَلْتُ إِلَّا عَلَى الْآثَامِ وَالنَّدَمِ

اور مجھے گناہوں اور شرمندگی کے سوا کچھ نہیں ملا

145 فَيَا خَسَارَةَ نَفْسِي فِي تِجَارَتِهَا

ہائے افسوس اس خسارہ پر جو میرے نفس نے اپنی تجارت میں اٹھایا

لَمْ تَشْتَرِ الدِّينَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

کہ وہ دنیا (کی متاع قلیل) دے کر دین (کا عظیم سودا) نہ خرید سکا اور نہ ہی اس کا بھاؤ تاؤ کر سکا

146 وَمَنْ يَّبِعْ آجِلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهٖ

اور جو شخص فروخت کر ڈالے اپنی آخرت کو اپنی دنیا کے بدلے

يَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِي بَيْعٍ وَّفِي سَلَمِ

اس کے لیے (لازماً) خسارہ ظاہر ہوگا عمومی قسم کی بیع میں بھی اور ادھار والی بیع میں بھی

147 وَإِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِي بِمُنْتَقِضٍ

اور اگر مجھ سے کوئی گناہ ہو جائے (تو بھی کوئی پریشانی کی بات نہیں کیونکہ) میرا عہد جو کہ نبی علیہ السلام سے قائم ہے

مِّنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِي بِمُنْصَرِمِ

نہ وہ ٹوٹا ہے اور نہ ہی میرا رشتہ آپ علیہ السلام سے منقطع ہوا ہے

148 فَاِنَّ لِی ذِمَّۃً مِّنْہُ بِتَسْمِیَتِی

کیونکہ میرا ایک عہد نبی علیہ السلام کے ساتھ یہ بھی ہے کہ میرا نام بھی محمد رکھا گیا

مُحَمَّدًا وَّھُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو پوری مخلوق میں سب سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والے ہیں

149 اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِیَدِیْ

اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آخرت میں مہربانی کرتے ہوئے میرا ہاتھ نہ پکڑا

فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ یَا زَلَّۃَ الْقَدَمِ

(دستگیری نہ فرمائی) تو پھر یہی کہنا کہ ہائے قدموں کا پھسل جانا!

150 حَاشَاہُ اَنْ یُّحْرَمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَہٗ

آپ علیہ السلام کی ذات کریمی سے یہ بعید ہے کہ آپ کے لطف و کرم کا امیدوار محروم رہ جائے

اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْہُ غَیْرَ مُحْتَرَمِ

یا آپ علیہ السلام کے جوار رحمت میں رہنے والا نا قدری و نامرادی کی حالت میں واپس لوٹ جائے

151 وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْکَارِیْ مَدَائِحَہٗ

اور جب سے میں نے اپنے افکار و خیالات کو حضور علیہ السلام کی مدح و نعت میں لازمی طور پر مشغول کردیا ہے

وَجَدْتُّہٗ لِخَلَاصِیْ خَیْرَ مُلْتَزِمِ

تب سے میں نے حضور علیہ السلام کو اپنی نجات کیلئے بہترین ذمہ دار پالیا

152 وَلَنْ يَّفُوْتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ

اور ہرگز فراموش نہیں کرتی آپ ﷺ کی شانِ سخاوت و عطا کسی خاک آلود ہاتھ کو (بھی)

اِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِى الْاَكَمِ

کیونکہ بارش تو ٹیلوں پر بھی پھول اگا دیتی ہے

153 وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِى اقْتَطَفَتْ

میں اس (مدح و نعت کے صلہ میں) دنیا کی چمک دمک (والی دولت) کا خواہاں نہیں ہوں

يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰى عَلٰى هَرِمِ

جس کو زہیر سلمی کے ہاتھوں نے ہرم بن سنان کی تعریف کر کے جمع (حاصل) کیا تھا

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ فِى ذِكْرِ الْمُنَاجَاتِ وَعَرْضِ الْحَاجَاتِ

دسویں فصل مناجات کے تذکرہ اور حاجات عرض کرنے کے بیان میں

154 يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِىْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ

اے ساری مخلوق سے زیادہ مکرم شخصیت! میرے لئے آپ کے سوا ایسا کوئی شخص (مہربان) نہیں ہے

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

میں جس کی پناہ حاصل کروں عمومی (بھیانک) حادثہ کے پیش آنے کے موقع پر (یعنی قیامت میں)

155 وَلَنْ يَّضِيْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِىْ

اور اے اللہ کے رسول! ہرگز کمی و تنگی نہیں آئیگی آپ کے منصب و مرتبہ میں میری (شفاعت کرنے کی) وجہ سے

إِذَا الْكَرِيمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

جب کہ مولائے کریم اسم مُنتَقِم (کی صفت کیساتھ) جلوہ افروز ہوگا

156 فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

کیونکہ آپ ہی کے جودو کرم سے یہ دنیا اور اس کی سوکن (یعنی آخرت) معرض وجود میں آئی ہیں

وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

اور آپ ہی کے علوم کا ایک حصہ ہے لوح وقلم (میں پایا جانیوالا) علم

157 يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِي مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ

اے (میرے) دل تو مایوس مت ہو کسی بھی لغزش (کی مغفرت) سے، چاہے کتنی ہی بڑی ہو

إِنَّ الْكَبَآئِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

کیونکہ (اللہ کی) بخشش کے آگے بڑے بڑے گناہ بھی چھوٹے لگتے ہیں

158 لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّي حِيْنَ يَقْسِمُهَا

امید (واثق) ہے کہ میرے پروردگار کی رحمت جبکہ اس کو وہ تقسیم کرے گا، پیش آئیگی گناہوں (کی مقدار)

تَأْتِي عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

(سب کے) حصہ میں (یعنی گناہ زیادہ تو رحمت زیادہ گناہ کم تو رحمت کا حصہ بھی کم ہوگا)

159 يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَآئِي غَيْرَ مُنْعَكِسٍ

اے میرے پروردگار! میری امیدوں کو ایسا کردے

لَدَیْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِیْ غَیْرَ مُنْخَرِمِ

که تیری بارگاہ میں (پہونچ کر) وہ الٰہی (ناکام) نہ ہوجائیں

160 وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِی الدَّارَیْنِ اِنَّ لَہٗ

اور اپنے بندے پر دونوں جہاں میں لطف و کرم فرمانا

صَبْرًا مَّتٰی تَدْعُہُ الْاَھْوَالُ یَنْھَزِمِ

کیونکہ اس (کی قوت) برداشت، جبکہ اس کو ہولناک حوادث پکارتے ہیں تو شکست خوردہ ہو جاتی ہے

161 وَاْئذَنْ لِّسُحْبِ صَلٰوۃٍ مِّنْكَ دَآئِمَۃٍ

اور اے اللہ! اپنے دائمی درود و سلام کے بادلوں کو اجازت دے

عَلَی النَّبِیِّ بِمُنْھَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مسلسل اور ہمیشہ برستے رہیں

162 وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَھُمْ

اور درود سلام کی بارش ہو آپ علیہ السلام کی اولاد، اصحاب اور ان کے تابعین پر

اَھْلِ التُّقٰی وَالنُّقٰی وَالْحِلْمِ وَالْکَرَمِ

جو کہ تقویٰ، پاکیزگی حلم و بردباری اور شرافت و کرم والے ہیں

168 ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعَنْ عُمَرَ

پھر اے اللہ تو راضی ہو جا حضرت ابو بکرؓ سے حضرت عمرؓ سے

وَعَنْ عَلِیٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِی الْکَرَمِ

حضرت علیؓ سے اور حضرت عثمانؓ سے جو عزت و شرافت والے ہیں

164 مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِیْحُ صَبَا

یہ درود سلام کی بارش اس وقت تک رہے جب تک کہ بادِ صبا بید کے درختوں کو ہلاتی (لہراتی) رہے

وَاَطْرَبَ الْعِیْسَ حَادِی الْعِیْسِ بِالنَّغَمِ

اور جب تک کہ سفید اونٹوں کے حدی خواں ان اونٹوں کو اپنے نغماتِ حدی سے مست کرتے ہیں (یعنی ہمیشہ ہمیشہ)

165 فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِءِهَا

لہذا (اے اللہ) اس قصیدہ کے کہنے والے (شاعر) اور اس کے پڑھنے والے کی مغفرت فرمادے،

سَاَلْتُكَ الْخَیْرَ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ

اے جود و کرم والے رب! میں تجھ سے کامل بھلائی و خیر کا طالب ہوں!

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

اللہ تعالیٰ اس مبارک قصیدہ کے شاعر حضرت بوصیریؒ کو بھرپور جزائے خیر عطا فرمائے، اور اس کے پڑھنے والوں، لکھنے والے اور اس کی نشر و اشاعت کرنے والوں کو دارین میں اپنی خصوصی رحمت سے نوازے اور سب کی کامل مغفرت فرمائے اور پوری امت مسلمہ کی بخشش فرمائے، آمین ثم آمین۔

احقر: مترجم: شفیق بستوی عفی عنہ

بقیہ حاشیے ملاحظہ فرمائیں

شعر نمبر 6۔ برائے حاجت وحصول مراد

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ　　بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

تین بار یہ شعر پڑھ کر کام شروع کرے انشاء اللہ حاجت ومقصد پورا ہوگا۔

☆☆☆

شعر نمبر 11۔ دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے

مَحَضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَّسْتُ اَسْمَعُهٗ　　اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِيْ صَمَمِ

گول کاغذ پر یہ شعر مدور (گولائی کے انداز میں) لکھ کر عمامہ میں رکھے اور پیشانی کی طرف یہ شعر رہے تو دشمن ذلیل ہوگا اور خود اس کے شر سے محفوظ ہوگا۔

☆☆☆

شعر نمبر 81۔ برائے واپسی بعافیت از سفر

مَا سَامَنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ　　اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

سفر میں جاتے ہوئے یہ بیت مبارک ایک کاغذ پر لکھ کر پہلا مصرع اپنے گھر میں رکھ دے۔ اور دوسرا مصرع اپنے ساتھ سفر میں لے جائے۔ انشاء اللہ بعافیت گھر واپس آئے۔

☆☆☆

شعر نمبر 6+34۔ برائے حزن وملال وتنگی، وبرائے آسیب

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ　　بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ　　وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

جس شخص کے دل میں حزن وملال یا تنگی ہو۔ اور مکدر رہتا ہو۔ اسے یہ بیت مبارکہ حروف مقطعہ میں سیب پر لکھ کر کھلائیں۔ انشاء اللہ رفع مرض ہوگا۔ اور اگر شیشہ پر لکھ کر دھو کر پلا دیں۔ تو بھی مفید ہوگا۔ لیکن تفاح یعنی سیب پر لکھ کر دینا زیادہ مفید ہے۔ یہ بیت مبارک ہر قسم کے آسیب زدہ پر پڑھ کر دم کریں اور چینی کے برتن پر لکھ کر پلائیں اور اس کا تعویذ لکھ کر گلے میں باندھ دیں تو چند روز میں انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔

☆☆☆

توجہ فرمائیں!

اپنے پیارے مرحومین کے ایصال ثواب کیلئے قرآن کریم، سپارے، وظائف اور دعاؤں کی کتابیں تقسیم کرنے اور چھپوانے کے خواہش مند حضرات وخواتین ہماری خدمات حاصل فرمائیں۔

شکریہ

مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ
اردو بازار کراچی
رابطہ:0322-8139398 / 0213-2752007